THE SIRMOOR GAZETTE NAHAN

سرمور گزٹ

ناہن

نمبر ۱۷	مطبوعہ ۷ مئی سنہ ۱۸۹۳ء روز یکشنبہ	جلد ۶

سرمور گزٹ

ناہن ۷ مئی سنہ ۱۸۹۳ء یکشنبہ

لا لیبریری مدرسۃ العلوم علیگڈھ مین جو لا کلاس قایم ہوا وہ صرف آنریبل جسٹس سید محمود کی سعی و کوشش سے قایم ہوا اُس کی تکمیل کے لیئے دو قسم کے چندے قایم ہوے تھے ایک اس لیئے کہ لا پروفیسر کی تنخواہ اُس سے دی جاوے۔ دوسرا اس لیئے کہ لا لیبریری کے لیئے کتابین قانون کی خریدی جاوین۔ پہلا چندہ اس لیئے بند کر دیا گیا کہ مدرسہ کی آمدنی مین ایسا اضافہ ہو گیا تھا کہ لا کلاس کے پروفیسر کی تنخواہ آمدنی مدرسہ سے ادا ہو سکتی ہے۔ مگر دوسرا چندہ نہ چلا اور اس لیئے آج تک لا لیبریری مین بجز اُن کتابون کے جو گورنمنٹ نے عنایت کی کتابین جمع نہ ہو سکین۔

آنریبل جسٹس سید محمود کو جب معلوم ہوا کہ اب تک مدرسۃ العلوم مین لا لیبریری مرتب نہین ہوئی تو اُنھون نے اپنی لا لیبریری کی کل کتابین جن کی قیمت سات ہزار کے قریب ہے مدرسۃ العلوم کو عطا کر دین اور کل وہ کتابین مدرسۃ العلوم کی لا لیبریری مین داخل ہو گئین مگر اس کے بعد اُنھون نے بنظر اس کے کہ لا لیبریری مدرسۃ العلوم ہر جہت سے کامل ہو جاے تمام نظایر پریوی کونسل و ہائی کورٹ ہاے ہندوستان بھی عنایت فرماے ہین پس مجموعا وہ سب کتابین جو اُنھون نے عنایت کی ہین کم سے کم دس ہزار روپیہ کی مالیت ہے اور فی الواقع اُن کی اس فیاضی سے مدرسۃ العلوم کی لا لیبریری ایسی اعلی درجہ کی ہو گئی ہے کہ دوسری جگہ مثل اُس کے لیبریری کا ہونا مشکل ہے

سیبنی فیلوز مدرسۃ العلوم علی گڑھ در ضلع فتح پور۔

ہم کو اس بات کے معلوم ہونے سے نہایت خوشی ہے کہ ضلع فتح پور میں میر عنایت حسین صاحب وکیل سرکار اور چودھری رحیم یار خان صاحب زمیندار تعلقہ دار ضلع مذکور نے مدرسۃ العلوم علی گڑھ کا سیبنی فیلو ہونا قبول کیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ وہان کے باشندون سے فی کس ایک روپیہ چندہ وصول کرین۔

حیدرآباد کے مقدمہ پمفلٹ کا آخرکار فیصلہ ہوا اور جس پر پمفلٹ لکھنے اور ازالہ کرنے کا جرم لگایا تھا بری ہوگیا مولوی مہدی حسن اور مسس مہدی حسن کے کریکٹر کی نسبت عدالت نے کوئی راے نہین دی اور اس کو اپنی حد اختیار سے خارج بیان کیا ہے۔

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کے آیندہ اجلاس کی نسبت جن لوگون کو اب شبہ ہے اور یہ پوچھتے ہین کہ آیندہ اجلاس کہان ہوگا ہم اُن کو خبر دیا سکتے ہین۔ کہ آیندہ اجلاس لاہور مین ہوگا جہان تک ہم کو علم ہے یہ فیصلہ قطعی ہے

جلسہ سیبنی فیلوز مدرسۃ العلوم علی گڑھ۔ بمقام الہ آباد۔

جو کہ یہ امر تجویز کیا گیا ہے کہ مدرسۃ العلوم علی گڑھ کے مقاصد اور عمارات اور دیگر ضروریات کی تکمیل کے لیئے ہر شہر و قصبہ مین ایسے دو چار باہمت شخص آمادہ کیئے جاوین جو ہر ایک مسلمان زن و مرد باشندہ اُس شہر یا قصبہ سے تھوڑا تھوڑا مثلاً ایک ایک روپیہ بھیک مانگ کر جمع کرین تاکہ مدرسۃ العلوم کی تمام ضروریات پوری ہو جاوین۔

اگر ایسے لوگ مل جاوین اور مستعد ہو جاوین تو کچھ شبہ نہین ہے کہ تھوڑے عرصہ مین اور نہایت آسانی سے لاکھون روپیہ جمع ہو سکتا ہے۔

اسی مقصد کے لیئے ۱۹ اپریل [illegible] کو بمقام الہ آباد دولت خانہ جناب خان بہادر سید فرید الدین احمد خان مین چند معزز اشخاص رئیسان الہ آباد جمع ہوے۔ سید احمد خان بہادر نے اس مقصد پر ایک مضمون پڑھا اور بزرگان موجودہ مین سے اکثر بزرگون نے مختصر گفتگو کی اور اس طریقہ اعانت مدرسۃ العلوم کو پسند کیا اور مندرجہ ذیل بزرگون نے اس خدمت کو قبول کیا جن کو ہم آیندہ بلقب "سیبنی فیلوان مدرسۃ العلوم" ملقب کیا کرین گے۔

تفصیل اُن کے اسماے مبارک کی یہ ہے

خان بہادر مولوی سید فرید الدین احمد خان صاحب۔
مولوی محمد حشمت اللہ اسکوائر سی۔ ایس۔
مرزا کاظم حسین صاحب بارسٹرایٹ لا۔
مولوی محمد عبد الرؤف اسکوائر بارسٹرایٹ لا۔
مولوی محمد عبد الجلیل اسکوائر بارسٹرایٹ لا۔
مولوی محمد احمد اسکوائر بارسٹرایٹ لا۔
مولوی محمد رضا حسین خان صاحب ایم۔ اے میر منشی گورنمنٹی۔
منشی فرید الدین احمد خان صاحب ہیڈ کلرک بورڈ الہ آباد۔
منشی محمد عنایت اللہ صاحب ہیڈ کلرک کلکٹری الہ آباد۔
سید محمد ہادی صاحب مختار و رئیس الہ آباد
سید محمد سجاد علی صاحب وکیل الہ آباد۔
سید باقر حسین صاحب ہیڈ کلرک لوکل فنڈ الہ آباد
شاہ عبد الصمد صاحب قادری ساکن موضع کاٹ گانون پرگنہ چایل ضلع الہ آباد
سید ہدایت علی صاحب بی۔ اے وکیل الہ آباد
منشی حکیم الدین صاحب وکیل الہ آباد
مولوی غلام مجتبیٰ صاحب وکیل ہائی کورٹ الہ آباد
مولوی ابو القاسم صاحب رئیس الہ آباد
منشی عزت اللہ صاحب مترجم ہائی کورٹ الہ آباد
مولوی شمس الدین صاحب وکیل الہ آباد

اس امر کی نسبت جو تجویزین ہوئی ہین جن کی بنا پر یہ جلسہ ہوا اور اسیطرح ہر ضلع مین ہوگا اور نیز وہ مضمون جو سید احمد خان بہادر نے پڑھا ہم آیندہ پرچون مین چھاپین گے۔

مدرسۃ العلوم علی گڑھ مین آخر مارچ کو چار سو سات طالب علم حسب تفصیل ذیل داخل تھے

کالج کلاس مین۔ مسلمان ۱۲۱۔ ہندو ۲۰۔ کل ۱۴۱
اسکول کلاس مین۔ مسلمان ۱۹۵۔ ہندو ۴۲۔ دیسی عیسائی ایک۔ کل ۲۳۸
لا کلاس مین۔ مسلمان ۳۲۔ ہندو ۳۲۔ کل ۶۵۔

جمون کی عید الفطر اور فخر قوم سردار محمد حیات خان صاحب سی۔ ایس۔ آئی

ہمارے صوبہ کے معزز اور مقتدر اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ مورخہ ۲۲ اپریل میں جو ہمارے اس بزرگ اسلامی تقریب کی نسبت جیسی کہ سب سے پہلی دفعہ جمون میں عمل میں آئے ہے۔ ایک مضمون چھپا ہے ہم بھی اُس کو اپنے اخبار میں چھاپتے ہین۔ کیونکہ درحقیقت ہمارا ہی حق تھا کہ سب سے پہلے اپنے قومی اخبار مین اُس کو شایع کرین۔

فخر قوم جناب سردار محمد حیات خان بہادر کی عمدہ اسپیچ کے لکھے جانے اور محفوظ کرنے کی تعریف کے مستحق ہمارے مخدوم دوست جناب خلیفہ اصغر علی صاحب ڈپٹی انسپکٹر مدارس جمون و کشمیر ہین جن کی نسبت ایسے موقع پر یہ فقرہ کہنا بے جا نہ ہو گا کہ یہ بہت کچھ خلیفہ صاحب ہی کی عمدہ خدمات کا نتیجہ تھا کہ کشمیر کے سررشتہ تعلیم مین ایک گونہ باقاعدگی اور درستی پیدا ہونے لگی تھی جس کی تکمیل اور اصلاح اور ترقی کے واسطے آخر کار خدا نے رعایا کشمیر کی دعاؤن کو سُن ہر ایک نیکی کا فرشتہ ان کے درمیان بھیجدیا جس پر قوم کو اب مین پہلے ہی سے فخر ہے۔ اور نہایت سچا فخر ہے۔ بہر حال اس اسلامی بزرگ تقریب کی کیفیت حسب ذیل ہے۔

بتاریخ ۱۸ اپریل ۹۲ سنہ ساڑھے ۹ بجے دن کے قریب شالامار باغ سرکاری مین جہان فرش اور شامیانہ وغیرہ مہاراجہ صاحب بہادر کی جانب سے حسب معمول لگا ہوا تھا نماز عید کے لیئے ہزار مسلمان کے قریب جمع ہوئے جن مین سردار محمد حیات خان صاحب بہادر بالقابہ اور دیگر امرا و اراکین شہر بھی تشریف رکھتے تھے۔ نماز سے پہلے ایک واعظ صاحب نے اور بعد از نماز خطبہ امام صاحب نے سری سرکار والا کی اُس عنایت خسروانہ کا ذکر خیر کر کے جو جناب مہاراجہ صاحب بہادر ممدوح نے واگذاری مسجد ست گرہ مین فرمائی ہے سری سرکار ممدوح کے حق مین دُعا مانگی اور سردار صاحب بہادر کے حق مین دُعا کر کے بیان کیا کہ مسجد مذکورہ سردار صاحب ممدوح کی تحریک اور سعی سے واگذار ہوئی جس کا شکریہ مین مسلمانان جمون کی طرف سے ادا کرتا ہون۔ اس پر سردار صاحب کھڑے ہوئے اور فرمایا۔

"دو اے مسلمان بھائیو مین کھڑا نہ ہوتا اگر میرا ذکر واعظ صاحب اور پیش امام صاحب نے نہ کیا ہوتا مین کوئی واعظ یا مولوی نہین ہون۔ علاوہ بران جو ضرورت میرے یا کسی کے بیان کرنے کی تھی وہ پیش امام صاحب نے مفصل بیان کر دی ہے۔ چونکہ میرا نام ان ہر دو صاحبان نے لیا ہے اصلی حال سب بھائیون کے سامنے بیان کرنا چاہتا ہون۔ سب سے پہلے خداوند کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مجھ کو مسلمانون کے گھر مین مسلمان پیدا کیا اور آپ صاحبون کو معلوم ہے کہ ہندوستان مین جہان تک کلمہ طیب پہونچا ہے اکثر غمخواران قوم ہمیشہ اس فکر مین لگے رہتے ہین کہ ہماری قوم کیا تھی اور اب کیا ہو گئی اور مجھ کو بھی ان مین سے ایک خادم قوم ہونے کا فخر ہے لیکن اس سوال پر جس قدر سوچا گیا کہ ہماری قوم کی ایسی پست حالت کیون ہو گئی یہی ثابت ہوا ہے کہ جب سے ہم نے اپنے خالق کے احکام کی تعمیل مین کوتاہی کی ہے۔ اُسی وقت سے خدا نہ کرے خدا نہ کرے اس نے نظر رحمت مین کمی کی ہے۔ ہم کیون اس قدر ذلیل ہو گئے اس واسطے کہ وہ صفات جو ہمارے بزرگون مین تھین ہم مین نہین رہین۔ ہم نے خدا و رسول کے احکام کو توڑا ہے۔ جو فرمان الٰہی ہم پر لازم ہوئے اُن کی تعمیل ہم پر فرض ہے۔ اے بھائیو جھوٹ کو جو ام المعصیت ہے چھوڑ دو اور پھر تم تمام عیوب کو بخوبی چھوڑ دو گے کیونکہ کسی گناہ اور عیب کے کرنے کی جرات نہین کی جا سکتی جب تک دل مین جھوٹ بولنے کا پختہ ارادہ نہ ہو۔ کیونکہ جب کوئی شخص چوری کرنے کا ارادہ کرے گا تو اگر اُس کے دل مین جھوٹ بولنے سے نفرت ہو گی تو فوراً یہ خیال آوے گا کہ مجھ کو عدالت مین جھوٹ بولنا پڑے گا اس لیے وہ فوراً چوری کرنے سے باز آ جاوے گا۔ خداوند کریم اپنی پاک کلام مین فرماتا ہے۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ پس اے بھائیو جہان تک ممکن ہو جھوٹ سے بچو اور اپنے بچون کو جھوٹ بولنے سے روکو اور ان مین راستی کی عادت ڈالو اور اس دن سے ڈرو جب خداوند کریم فرماوے گا۔ وامتازوا الیوم ایہا المجرمون۔ اے گنہگارو آج نیک گروہ سے علیحدہ ہو جاؤ۔ اس لیئے اے بھائیو صدق راستی اور اطاعت احکام خدا و رسول اور تابعداری شاہنشاہ اور حکام وقت مین کوشان رہو یہی سچے مسلمانون کے علامات ہین۔ اے بھائیو اگرچہ مین شامت اعمال سے پورا پورا جیسا کہ چاہیے پابند وقت نماز نہین ہون۔ لیکن مین تم سے کہتا ہون کہ سچے مسلمان کا نماز ہی زیور ہے۔ مگر افسوس سے کہتا ہون کہ فی صدی شاید ۹۹ آدمی نماز کا اصلی مطلب اور اس کے معنے نہین سمجھتے

اس سلئے وہ اصلی کیفیت اور وجدان نماز حاصل نہین کرسکتے کیونکہ جب تم نماز مین ایاک نعبد و ایاک نستعین پڑھو گے تو معنے سمجھ کر جو تمھارے دل کی کیفیت ہوگی وہ بغیر معنے سمجھنے کے ہرگز حاصل نہین ہوسکتی اگرچہ یہ الفاظ بجائے خود کلام الہی ہونے کی وجہ سے پاک اور نماز کے ادا کرنے کے لیئے کافی ہین - اور یہ تصور کہ ہم کلام ربانی کو پڑھ رہے ہین توجہ الی اللہ اور تصفیہ نفس اور تزکیہ باطن کے واسطے کافی ہے - مگر معنی سمجھ کر جو خشوع اور خضوع حاصل ہوتا ہے وہ دوسری طرح نہین ہوسکتا اس لیئے جب مین ملتان مین تھا تو ملتانی زبان مین نماز کا ترجمہ کرا کر تمام دیہات قرب و جوار شہر مین تقسیم کرا دیا تھا تاکہ لوگ خود اس کے معنے سمجھین اور اپنے بچون کو پڑھائین - اور امام صاحب کی طرف اشارہ کرکے فرمایا کہ آپ صاحبان بھی اپنے بچون کو نماز کے معنے پڑھائین - اسے بھائیو ابھی مجھ کو ایک ضروری بات کہنی باقی ہے جسکے لیے مین کھڑا ہوا ہون مسجد کی واگذاری کے بارے مین جیش امام صاحب نے مجھ کو شکریہ کا مستحق قرار دیا ہے لیکن مین ہرگز شکریہ کا مستحق نہین ہون - میرا فرض تھا جو مینے ادا کیا اور جو شخص اپنا فرض ادا کرتا ہے وہ شکریہ کا مستحق نہین ہوتا علاوہ اس کے آپ صاحبان مین سے بعض اور بزرگان سلف کے ارواح مقدسات میری اس تحریک مین شریک تھین درحقیقت کل شکریہ کے مستحق عالی جناب مہاراجہ صاحب بہادر کرنل سری مہاراجہ پرتاپ سنگھ صاحب بہادر جی - سی - ایس - آئی - ہین جنھون نے کمال فیاضی سے مسجد کو واگذار فرمایا اور مسلمانون پر بڑا بھاری احسان کیا - اس لئے مین آپ لوگون سے التجا کرتا ہون کہ آپ جملہ صاحبان خلوص دل سے حضور قیصرۂ ہند ملکہ معظمہ دام برکاتہا و شاہی خاندان اور سری سرکار والا دام ملکہ و حکمران شاہی خاندان کے لیئے اس مبارک دن اور سعید ساعت مین اپنے خالق عزوجل سے دعا کرین کہ اے خدا ہمارے حضور قیصرۂ ہند دام برکاتہا اور شاہی خاندان اور ہماری سرکار والا اور حکمران خاندان شاہی کو برکت دے اور ان کو اولاد اور ولی عہد عطا کر اور ہم مسلمانون پر اسی طرح بلکہ اس سے زیادہ مہربان رکھ - اے خدا جملہ حاضرین اور اس عاجز کے بھی گناہ معاف کر - آمین

نہایت زور اور جوش دل سے دوران تقریر مین نعرہائے جزاک اللہ اور آمین حاضرین کی طرف سے بلند ہوتے رہے - بعد اختتام دعا سب لوگون نے ایک دوسرے سے اسلامی اخوت کی محبت اور جوش سے نہایت تپاک سے معانقہ کیا اور ایک دوسرے کو مبارک بادین دین

ٹیکہ محفوظی ہیضہ

ڈاکٹر ہینکین جو ہیضہ سے محفوظ رہنے کے لیے ٹیکہ لگاتے ہین ۳۰ - اپریل کو علیگڈھ مین آئے اور سو سے زیادہ آدمیون کو ٹیکہ لگایا۔

ڈاکٹر رابرٹسن سول سرجن علیگڈھ نے مسٹر ہیرسن قائم مقام جج نے اور دیگر یورپین افسرون نے مسٹر آستھ اور ان کی بیم صاحبہ نے ٹیکہ لگوایا۔

ہندوستانی رئیسون مین سے حاجی محمد اسمعیل خان رئیس دتاولی - حاجی محمد مصطفی خان رئیس بورہ گانون اور محمد مزمل اللہ خان رئیس بھیکم پور - راجہ برزان سنگھ اور اور لوگون نے ٹیکہ لگوایا - مدرسۃ العلوم کے طالب علمون مین سے بھی دو طالب علمون محمد اشرف خان اور محمد باقر نے ٹیکہ لگوایا۔

ٹیکہ داہنی کوکھ کے قریب لگایا جاتا ہے اور بہت خفیف سا نشان ہوتا ہے بعد ٹیکہ لگانے کے جو اثر ظاہر ہوتے ہین اس کی تفصیل ذیل مین مندرج ہے۔

۱- کوئی ظاہری اثر ٹیکہ کے بعد مین گھنٹہ تک معلوم نہین ہوتا -

۲- تیسرے گھنٹہ سے بارھوین گھنٹہ تک کچھ کچھ درد اس مقام پر جہان ٹیکہ لگایا گیا ہے معلوم ہوتا ہے اور خفیف سی حرارت بھی آتی ہے -

۳- بارھوین گھنٹہ سے چھتیسوین گھنٹہ تک تمام بالائی علامتین زائد جاتی رہتی ہین۔

۴- کچھ سختی بطور دنبل مقام ٹیکہ پر رہتی ہے جو چند روز مین بتدریج زائل ہوجاتی ہے اور اس سختی کے ہونے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ٹیکہ کامیابی سے لگا۔

۵- سوا اس کے کہ ٹیکہ کے مقام کی جلد کچھ عرصہ تک سرخ رہے اور کسی طرح کی تبدیلی واقع نہین ہوتی۔

۶- پہلے اور دوسرے ٹیکہ کے نتیجہ یکسان ہین۔

۷- کوئی فتور رقوت ہاضمہ مین نہین آتا نہ غذا کے استعمال مین اور نہ کسی کام کے کرنے مین کوئی پرہیز کیا جاتا ہے -

۸- بڈھے آدمی مین بہ نسبت جوان کے کم علامتین ظاہر ہوتی ہین۔

۹- وہ آدمی جو غالباً ہیضہ مین مبتلا ہونے والے ہین ان پر بہ نسبت دوسرون کے کم علامتین ظاہر ہوتی ہین مگر کچھ سردی اور کمزوری معلوم ہوتی ہے مگر صرف دو گھنٹہ تک بعد کے طبیعت صاف ہوجاتی ہے - پانچ دن گذر جانے کے بعد دوسری دفعہ دوسری کوکھ مین

خطاب بطرف مسلمانان ہندوستان

منجانب

سید احمد خان

وہ زمانہ یاد ہوگا جب کہ ہم سب پڑے سوتے تھے اور قوم کی بہتری کا کسی کو خیال بھی نہ تھا۔ اسوقت ضرورت تھی کہ قوم کو جگایا جاوے اور قوم پر جو زوال آگیا ہے اور جو زوال شدید آنے والا ہے اُس کو جتایا جاوے لوگون نے تا بمقدور اس پر کوشش کی اور ہم سمجھتے ہین کہ کوشش کامیاب ہوئی لوگ جاگے اور ہر ایک گوشہ ہندوستان سے قومی ہمدردی کی صدا آنے لگی۔

لوگ جاگے اور اُٹھے مگر اچھی طرح ہوشیار نہ ہوے نیند کے خمار مین راہ راست اور شارع عام کو چھوڑ کر جنگل کا راستہ چلنے لگے یعنی بجاے اُس کے کہ سب لوگ اپنی قوت کو ایک جگہ جمع کر کے کسی کام کو تکمیل پر پہونچاتے اپنی قوتون کو متفرق کرنا شروع کیا ہر ایک نے پانی کا ایک ایک بدھنا ہاتھ مین لے کر ایک وسیع چٹیل ریگستان کے بیابان کے مختلف کونون مین ڈالنا شروع کیا اور خیال کیا کہ ہم اس پانی سے اس ریت کے بیابان مین نہایت عمدہ سرسبز اور پر ثمر باغ لگا لین گے یہ خیال محال تھا اور محال ہے اُن کی کوششین ضایع ہوئین اور ضایع ہوتی ہین اور ضایع ہون گی اور وہی مثل صادق آئی کہ ریت مین پانی ڈالا نہ آسمان کا رہا نہ زمین کا۔

ہم کو مدت سے خیال تھا کہ اس بے سود کام سے قوم کو متنبہ کرین اور سمجھا دین کہ اسطرح اپنی قوتون کو متفرق کر کے ضایع نکرین مگر ہم کو ہمیشہ یہ خیال رہا کہ لوگ بیجا ہے اس سے کہ ہمارے اس کہنے کو نیک نیتی اور قومی ہمدردی سمجھین ہماری بدنیتی اور خود غرضی پر محمول کرین گے اس لیئے ہم نے اس مطلب کو گول مول طور سے تو بیان کیا مگر صاف صاف اور بلا خوف لومۃ لائم کبھی بیان نہین کیا مین اقرار کرتا ہون کہ مجھسے بلاشبہ قومی گناہ ہوا کہ مین نے اپنی نسبت بدگمانی پیدا ہونے کے خوف سے قومی بھلائی کی جو بات تھی اُس کو صاف بیان نہین کیا۔ اور قوم کو اُس طرف متوجہ کرنے پر کما حقہ کوشش نہین کی لیکن میرا کانشنس مجھ کو ملامت کرتا ہے اور کہتا ہے

از خدا شرم دار و شرم مدار

اب مین تمام پردون کو اٹھا دیتا ہون اور اپنی قوم کے لیے جو بہتر سمجھتا ہون کہتا ہون

ہر کسے ہر چہ خواہد بداند و ہر چہ خواہد گوید

بادل آرامے مرا خاطر خوش است ... کز دلم یکبارہ برد آرام را

قوم ما اے قوم ما از بہر تو

دادہ ام بر باد ننگ و نام را

مین صاف صاف قوم کو بتانا چاہتا ہون کہ قوتون کے متفرق کرنے سے قوم کو نقصان شدید پہونچتا ہے ان کو ایک جگہ جمع کرو۔

مین قوم سے صاف صاف کہنا چاہتا ہون کہ جو چھوٹے چھوٹے کام انھون نے قوم کی بھلائی کے خیال سے شروع کیے ہین وہ قوم کو بجاے نفع کے شدید نقصان پہونچا رہے ہین اور بعوض اس کے کہ قوم کے خیالات کو اُن کی ہمتون کو اُن کی کوششون کو ایک جگہ جمع کرین پریشان و متفرق کر رہے ہین۔ اور بے سود ضایع کرتے ہین۔

مین صاف صاف جتلانا چاہتا ہون۔ کہ جو کام تم نے بغرض ثواب آخرت اختیار کیئے ہین ہر شخص کو ثواب کمانے کا اختیار ہے کوئی مانع نہین مگر تم نے جو اُس کو قومی ہمدردی اور قومی بھلائی کا لباس پہنایا ہے۔ وہ صرف دھوکا ہے۔ اور قوم کو دھوکا دیا جاتا ہے قوم کو دھوکا مت دو وہ قوم کے ساتھ دغا بازی و مکر ہے جس سے قوم دھوکے مین پڑ کر برباد ہو جاوے گی۔

مین اس بات کا اقرار کرتا ہون کہ قوم کیلیے بہت کچھ کرنا ہے قوم کو بہت چیزون کی ضرورت ہے۔ اس کی مثال ایسے مریض کی ہے جو متعدد امراض مین مبتلا ہو بعض ایسے امراض ہین جن سے اُس کی ہلاکت کا اندیشہ نہین بعض ایسے ہین جن سے اُس کی ہلاکت کا اندیشہ ہے پس اگر تم اُن امراض کے علاج پر متوجہ ہو جن سے ہلاکت کا اندیشہ نہین ہے اور سہل کر اُن مہلک مرضون کے امراض پر متوجہ نہ ہوگے۔ اور جو ایسا مرض ہے کہ بغیر اس کے کہ سب دل ہو کر اس کے علاج پر متوجہ ہون علاج پذیر نہین ہے۔ اور چند آدمیون کے متوجہ ہونے سے اس کا علاج نہین ہو سکتا تو اُس بیمار کو شفا ہونے کی توقع نہین ہے۔ بلکہ آخر کار یقینی اُس کے لیئے موت ہے۔

پس اگر تم اُس کی شفا چاہتے ہو تو ایک دانا طبیب کا سا کام کرو

چھوٹے چھوٹے امراض کو جو درحقیقت اصلی مرض نہین بل کہ اصلی مرض کے سبب سے پیدا ہوے ہین اُن کو اُن کے حال پر چھوڑ دو اور سب متفق ہو کر اصلی مہلک مرض کے علاج پر پوری پوری متفقہ ہمت مصروف کرو تا کہ اصلی مرض زایل ہو اور بیمار شفا پاوے - وہ چھوٹے چھوٹے مرض بھی مہلک مرض سے شفا پانے کے ساتھ از خود زایل ہو جاوینگے -

اب غور کرو کہ قوم کی فلاح اور بہبودی کے لیئے ہم کو کیا کرنا ہے ہمین اپنی قوم کو انگریزی زبان کی جس کو خدا نے اپنی مرضی سے ہم پر حکومت دی ہے - اور جس کے جانے بغیر ہم دنیا کا کوئی کام نہین کر سکتے بل کہ مین کہونگا کہ دین کی بھی خدمت نہین کر سکتے تعلیم دینا ہے مگر ایسی تعلیم جس سے قوم کو کثرت سے انگریزی آجاوے اور اس طرح سے انگریزی بولنے لگین جیسے ہندوستان مین کمپ کے خدمتگار یا سوداگر یا انگلستان کے - قلی اور کیب مین قوم کو کچھ فایدہ نہین اُن کو پوری تعلیم اور اعلی درجہ کی انگریزی زبان کی تعلیم ہونی چاہیے کہ خود اپنی لشریچر دانی سے ان کو عزت ہو اور اُس کو قومی دنیاوی مذہبی کامون مین کام مین لا سکین اور لوگ اُس کی قدر کرین اسی قدر ہمارے لیئے کافی نہ ہوگا بل کہ یہ بھی ضرور ہوگا کہ اُنھین مین چند ایسے بھی ہون جو فرنچ جرمن لیٹن اور گریک کو بخوبی جانتے ہون -

اسی کے ساتھ ہم عربی زبان کی بھی تعلیم دینی ضرور ہے جو قطع نظر اس کے کہ وہ مسلمانون کی زبان ہے ایک ایسے اعلی درجہ کی زبان ہے جس کی قدر کی جاسکتی ہے اور کسی طرح علمی زبان کے دائرہ سے علیحدہ نہین رہ سکتی اور مسلمانون کی ضروریات سے خارج نہین ہو سکتی اور اگر مذہبی خدمت کا بھی لحاظ ہو تو عربی کے ساتھ عبری زبان سے بھی واقفیت پیدا کرنی لازم آجاتی ہے - ایک مجمع مین مولانا شاہ عبدالعزیز مرحوم نے چار سطرین توریت کے شروع کی نہایت فخر سے عبری زبان مین پڑھین اور نواب فتح اللہ بیگ خان صاحب نے جو شاہ صاحب کے نہایت معتقدین سے تھے اُن کو یاد کر لیا تھا اور کبھی کبھی شاہ صاحب کے حالات بیان کرنے مین اُن کو پڑھا کرتے تھے -

فارسی کو بھی ہم نہین چھوڑ سکتے جس کا تعلق بہت کچھ مسلمانون کی تربیت اور مذاق کے ساتھ ہو گیا ہے - اور وہ فی نفسہ خود بھی نہایت لطیف و با مذاق زبان ہے - اور مسلمانون کی علوم و تواریخ کا اس قدر سرمایہ اُس مین موجود ہے جس سے مسلمان قطع نظر نہین کر سکتے - اردو کو ہماری مادری زبان ہے مگر اُس کو درست کرنا اور اصلاح پر لانا اور اُس کو ایک علمی زبان کے درجہ پر پہونچانا ہم مسلمانون کا فرض ہے -

مسلمانون کو مذہبی تعلیم دینا بھی ادنی درجہ کی یا اوسط درجہ کی یا اعلی درجہ کی ہم پر فرض ہے کیون کہ مختلف اقوام کو جس چیز نے ایک قوم بنا دیا ہے وہ صرف اسلام ہے اگر ہم اُسی کا فکر نہ رکھین تو قومیت قایم نہین رہ سکتی کم سے کم یہ ہے کہ ہم مسلمانون کو ضروری عقائد مذہبی اور احکام مذہبی کی تعلیم دین جس کو ہم نے ادنی تعلیم سے تعبیر کیا ہے -

ان سب باتون کے ساتھ ہمین اُن کو مختلف علوم مین یا بتخصیص علوم جدیدہ مین تعلیم دینا ہے جو ایک بہت بڑا امر اہم ہے اور فی الواقع جو اُس کی ضرورت اور عظمت ہے وہ مافوق بیان ہے مختصراً اس طرح بیان ہو سکتی ہے کہ بغیر اس کے نہ قوم - قوم بن سکتی ہے نہ دنیا مین کوئی درجہ اور عزت اور قدر حاصل کر سکتی ہے اور اگر سچ پوچھو تو نہ دین کی خدمت کر سکتی ہے - یہ حالت تو صرف تعلیم کی تھی مگر صرف تعلیم سے ہمارا مقصد حاصل نہین ہو سکتا کیا صرف تعلیم سے انسان انسان بن جاتا ہے اور کمثل الحمار یحمل اسفارا سے زیادہ رتبہ پا سکتا ہے کیا صرف تعلیم سے قوم قوم بن جاتی ہے کیا صرف تعلیم سے کوئی قوم دنیا کی قومون مین عزت پا سکتی ہے ہرگز نہین بل کہ جب تک وہ انسان نہ بنے اور قوم قوم نہ بنے اُس وقت تک معزز نہین ہو سکتی -

پس ہم کو مسلمانون کے لیئے تعلیم سے زیادہ وہ چیز کرنی ہے جس کو ہم تربیت کہتے ہین اور جو قوم کو قوم بننے کے لیئے ایسی ہے جیسے جان بدن کے لیئے اور بغیر اس کے قوم کا قوم بننا اور زندہ قوم بننا محالات سے ہے -

اس مطلب کے لیئے ہم کو کیا کرنا ہے اول ہمارا کام یہ ہونا چاہیے کہ قوم کے بچون نوجوانون کو جس قدر کہ ہو سکے ہم ایک جگہ جمع کرین وہ ساتھ رہین ایک جگہ پڑھین ایک جگہ کھاوین ایک جگہ رہین ایک جگہ سوئین ایک جگہ کھیلین ایک جگہ جئین ایک جگہ مرین اور اُن کی تربیت کا کافی سامان مہیا کرین -

اُن کی صحت جسمانی کا خیال رکھین علاوہ تمام اسباب وسامان

معالجہ کے مہیا رکھنے کے ایک مکان وسیع خوش آب وہوا پر فضا مہیا کرنا چاہیے جسمین اُن کو رکھا جاوے۔ اُن کو ایسے کھیلون اور ورزشون کی رغبت دلائی جاوے جو صحت جسمانی کے لیے ضرور ہون۔ پھر اُن کی قوی پر نظر ڈالی جاوے اور ایسی ورزشین اُن کو بتائی جاوین جو اُن کے قوا کے مناسب ہون جو کمزور ہون اُن کے لیئے ایسی ورزشین تجویز کی جاوین جو اُن کی جسمانی قوت کی کمی کو پورا کرین اور جو قوی اور طاقتور ہین اُن مین زیادہ قوت اور طاقت پیدا ہو۔ گھوڑے کی سواری کی تعلیم ہو اور ان مین جرأت اور دلیری پیدا کی جاوے جس کے بغیر انسان نہ دین کے کام کا ہوتا ہے نہ دنیا کے کام کا۔

پھر اُن کے لیئے تفریح کے سامان مہیا رکھنے چاہیین تاکہ اُن کی طبیعت پژمردہ نہ ہونے پاوے اور اُن کی اومنگین مٹ کر معدوم نہ ہوجاوین صرف اُن پر اس قدر بندش رہے کہ اُن کی اومنگین بے راہ پر نہ پڑنے پاوین اور سیدھے اور نیک راستہ پر پڑ جاوین۔

پھر اس سب کے ساتھ اس کا خیال رہے کہ یہ کھیل وکود اور ورزشین تعلیم مین اور لکھنے اور پڑھنے مین ہارج نہ ہون بلکہ اس کی ممد معاون ہون تعلیم کے ایسے سامان مہیا کرنے چاہیین جن سے اُن کو شوق اور رغبت اور اُن کے دل کو خوشی ہو اور اُس مین شریک ہونے کا اور جو کچھ اُنھون نے پڑھا ہے اُس کی ترقی دینے کا اُن کو شوق پیدا ہو درخت کو صرف پانی ہی دیئے جانا کافی نہین ہے جب تک کہ اُس کے پتے اور ٹہنیان ہوا کے جھونکون سے ہلتی جلتی لہلہاتی اور ہوائے محیط کو اور اُس کے اجزا کو جذب کرتی ہین کبھی پھول پھل نہین لا سکتے۔

اُن کے اخلاق اور مذہبی خیالات درست رکھنے کو فرائض مذہبی ادا کرنے کو اُس کے ساتھ ایک یا دو مقدس باوقار پاکیزہ صورت پاکیزہ سیرت سمجھدار مقدس عالم کا رکھنا چاہیے جس کا ادب لوگون کے دلون پر ہو تاکہ اُس کی فیض صحبت سے اُن کی طبیعتین از خود نیکی اور دینداری کی طرف مائل ہین۔

مگر ہم اپنی قوم کے نوجوانون کی نسبت چاہتے ہین کہ نیکی اور نیک راہ اختیار کرین تو یہ مطلب تاکید و تنبیہ سے اور اُن پر قیود مالا یطاق کے لگانے سے حاصل نہین ہوسکتا۔ پروفیسر مارسین کا نہایت عمدہ قول ہے کہ کوئی شخص اس کا دعوی نہین کرسکتا کہ ہزار نوجوانون کے خیالات اور اور خواہشون کو اپنی مرضی کا بالکل تابع کرلے ... ... ہم انسان کے خیالات کو جو اپنے احاطہ غیر متناہی مین کہین سے کہین پہونچ سکتے ہین کبھی اس طرح سے اپنا مطیع نہین کرسکتے جس طرح ایک فوجی افسر قواعد دان سپاہیون کی ایک جماعت کو اپنے حکم کا تابع رکھتا ہے۔ اس لیے ہماری یہ خواہش ہونی چاہیے کہ ہم اپنے طلباء کے واسطے ایسے اسباب مہیا کردین اور ان کی تعلیم اور تربیت کے لیئے ایسی عمدہ صحبتین پیدا کردین جس سے ان مین نیکی کی طرف رغبت اور برائی سے نفرت پیدا ہوتی رہے۔ و نعم ما قال

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

وہذا ما وعظنی جدی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیث قال مثل الجلیس الصالح والسوء کحامل المسک ونافخ الکیر فحامل المسک اما ان یحذیک واما ان تبتاع منہ واما ان تجد منہ ریحا طیبۃ ونافخ الکیر اما ان یحرق ثیابک واما ان تجد منہ ریحا خبیثۃ۔

پس ہم کو اپنے بچون کی تعلیم کے لیئے اور اُن کو انسان بنانے کے لیئے اور اپنی قوم کو قوم بنانے کے لیے اُن کو دین و دنیا دونون مین معزز کرنے کے لیئے ایسے سامانون کا جمع کرنا اور اس طرح پر اُن کو تربیت کرنا لازم و فرض ہے۔

پھر اے محبان قوم اور اے غارتگران قوت قوم و اے مدعیان صلاح و فلاح قوم تم انصاف کرو دیکھو اور سمجھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو کیا اُس سے قوم کو یہ فائدہ ہوسکتا ہے کیا اُس سے قوم قوم ہو جاوے گی کیا اُس سے قوم خاک مذلت سے اُٹھ کھڑی ہوگی حاشا وکلا۔

سمجھو تم نے جو جابجا چھوٹے چھوٹے اسکول بے وقعت اور بے حقیقت کالج کھولے ہین ان سے تم قوم کو کچھ بھلائی پہونچا سکتے ہو قوم کی تعلیم و تربیت کے لیئے جو سامان ضروری ہین اُن کو تم ان اسکولون و کالجون مین مہیا کرسکتے ہو ۔ ۔ ہرگز نہین۔

تم اپنی قوم کی ساتھ سلوک نہین کرتے بلکہ قوتون کو متفرق کرکے اُس کو نقصان پہونچاتے ہو اپنی قوم کے بچون کے ساتھ بھلائی نہین کرتے بلکہ سخت دشمنی کرتے ہو ان کی عمر کو ضایع کرتے ہو جو کچھ وہ بغیر تمہارے اس نادان دوستی اور نا سمجھ مہربانی کے کرسکتے تھے اس کو بھی برباد کرتے ہو

مثلاً کسی ضلع مین گورنمنٹ کالج یا اسکول ہے یا کوئی مشنری کالج و اسکول ہے جسمین ماسٹر و ہیڈ ماسٹر و پرنسپل و پروفیسر نہایت عمدہ لیاقت کے اور عالم ولایت کی یونیورسٹیون کے ڈگری یافتہ تعلیم دیتے ہین اُن کالجون اور اسکولون کا عمدہ انتظام ہے باقاعدہ اُن کی نگرانی ہوتی ہے - اب تم نے اسی ضلع مین ایک کالج باہمی چندہ سے اور لوگون کو اسلام کی چمک دکھلا کر کھولا اور مسلمان لڑکون کو گھیر گھار کر اُس مین داخل کیا جسمین نہ اسی درجہ کے ماسٹر ہین نہ ہیڈ ماسٹر نہ پرنسپل و نہ پروفیسر اور نہ ان مین انتظام ہے نہ باقاعدہ نگرانی تو درحقیقت تم نے اپنی قوم کے بچون کے ساتھ دشمنی کی ہے نہ دوستی کہ اُن کو اچھی تعلیم سے محروم رکھکر ناقص تعلیم مین ڈالا اور اُن کی عمر کو ضایع کیا اگر تم اسی درجہ کا کالج یا اسکول قایم کرسکتے جس درجہ کا گورنمنٹ یا مشنری اسکول اُس ضلع مین ہے تب بھی صبر آتا مگر تم نے جو کیا اُس سے بہی آپ قومی تعلیم کو بھی خاک مین ملا دیا پھر کیا یہ قوم کے ساتھ بھلائی و نیکی ہے بے شک تمھاری نیت بخیر ہے اور تم نہایت نیک نیتی اور قوم کی بھلائی کے لیئے کام کرتے ہو مگر مثل نادان دوست کے - تم اپنے بچون کو نیم ملا و نیم حکیم کے سپرد کرکے اُن کو خطرہ مین ڈالتے ہو -

انجمن ہاے اسلامیہ جو جابجا قایم ہوئی ہین اگر وہ کسی مرض کی دوا ہین تو ایسے مرض کی ہین جو قوم کے لیئے مرض مہلک نہین ہے اگر تم نے اُنھین پر بس کیا اور جو مہلک مرض ہے اس کے علاج پر قوتون کو جمع کرکے توجہ نہین کی تو بیمار کو شفا ہونی معلوم اور افسوس کہ آخر کار وہ مرض مہلک لاعلاج ہو جاوے گا پھر نہ کسی ہمدرد کی ہمدردی کام آوے گی اور نہ کسی مسیحا کی مسیحائی -

اب تم آؤ اور مدرسۃ العلوم علی گڈھ کو دیکھو کہ وہ اُن تمام باتون کو غور کرکے قایم کیا گیا ہے جو مسلمانون کے لیئے ضرور ہین اور جن کو مین نے ابھی بیان کیا ہے اور جن سے قوم قوم بن سکتی ہے - تم یہ مت سمجھو کہ مین کچھ شیخی کرنی چاہتا ہون مگر سچ اور بالکل سچ اور نیک نیتی اور فیاضی قومی بھلائی کی نظر سے کہتا ہون کہ قوم کے معززین و فیاض لوگون کی اعانت سے اب وہ ایسی حالت پر پہونچ گیا ہے کہ اگر تم جابجا اور متفرق مقامات مین کتنی ہی کوشش کرو اُس کے دسوین حصہ تک بھی کسی کالج یا اسکول کو یا بورڈنگ ہوس کو نہین پہونچا سکتے - جو سامان ہماری قوم کی

تعلیم و تربیت کے لیئے درکار ہے بہت کچھ اُس مین جمع ہو گیا ہے مین قبول کرتا ہون کہ اُس مین کچھ نقص بھی ہین - اور بہت کچھ کرنے کو باقی ہے جس کے لیئے زر کثیر کی حاجت ہے پس تم سب اپنی قوتون کو ایک جگہ جمع کرو اُس مین جو نقص ہو اُس کو دور کرو اور جو کچھ اُس مین کرنا باقی ہے اُس کے پورا کرنے کو سب متفق ہو کر اور قوتون کو جمع کرکے روپیہ فراہم کرو بھیک مانگ کر آپس مین چندہ کرکے جس طرح ہو سکے اُس کو مکمل کر دو -

مین قبول کرتا ہون کہ ایک علی گڈھ کا مدرسۃ العلوم تمام قوم کے لیئے کافی نہین ہے لیکن یہ سمجھتا ہون کہ جو کام شروع ہو گیا ہے اور ایسے درجہ تک پہونچ گیا ہے جس کو دیکھ کر تعجب آتا ہے کہ کیونکر پہونچا اول اُس کو متفق ہو کر آسے پورا کرو اور اُس کے بعد دوسرا شروع کرو پھر اسی طرح تیسرا شروع کرو اگر تم نے ایسا نہ کیا اور اپنی قوتون کو متفرق رکھا تو کوئی ایک کام بھی پورا نہ ہوگا اور سب کے سب ناقص اور سب کے سب برباد و معدوم ہو جاوین گے -

یہ سچ ہے کہ مدرسۃ العلوم کی تکمیل کے لیئے زر کثیر درکار ہے اور شاید اُس کے خیال سے لوگون کی ہمت پست ہو جاوے مگر حقیقت یہ صحیح نہین ہے اگر قوم متفق ہو اور اپنی قوتون کو مجتمع کرے اور صحیح راستہ چلے تو ایسے ایسے دس کالج یکے بعد دیگرے قایم کر سکتی ہے پس اس تحریر سے میرا مقصد صرف یہ ہے کہ تمام قوم متفق ہو کر اول مدرسۃ العلوم کو پورا پورا مکمل کر دے اور اُس کے بعد دوسرے کام پر ہاتھ ڈالے -

اُس کی تدبیر اُس کے سوا کچھ نہین ہے کہ ہم اپنی تمام قوم سے اور اُس کے ہر متنفس زن و مرد سے ایک ایک جو کی برابر سی - چاندی انحضرت نورانی علیہ الرحمۃ تحصیل کرین تو کرورون روپیہ جمع کر سکتے ہین اور قوم کی تمام حاجتون کو پورا کر سکتے ہین بس مین کہتا ہون - کہ

چرا نستانم از ہر یک جوے سیم
کہ گرد آید مرا فی الحال گنجے

ہان جیسا کہ یہ طریقہ آسان ہے ویسا ہی اس کا عملدرآمد ہونا نہایت مشکل ہے لیکن اگر قوم متفق ہو جاوے تو کچھ مشکل نہین مثل مشہور ہے کہ مشکل کشا علی سب مشکلون کو آسان کر دیتے ہین -

مشکلے نیست کہ آسان نہ شود ۔ مرد باید کہ ہراسان نہ شود

ایک باہمت شخص کا قول ہے کہ جب کوئی کام شروع کرو تو یقین کر لو

پس اگر ہر شہر و ہر قصبہ مین دو چار باہمت شخص مستعد ہو جائین جو مثنی فنڈ کے قوم کے ہون گے اور ہر ایک مسلمان زن و مرد باشندہ اُس شہر و قصبہ سے شیئاً شیئاً للقوم وصول کرین تو چند روز مین لاکھون روپیہ جمع ہو جاتا ہے اور مدرسۃ العلوم کی تمام ضروریات پوری ہو جاتی ہین۔ پس خدا ہر شہر و قصبہ کے مسلمانون کو ایسا کرنے کی توفیق دے آمین۔

وکالت

اس مضمون مین چند پند مدارس کے اُن طلبہ کے لیے لکھی ہین۔ جو پیشہ وکالت کے شائق ہین۔

کالجون کے طلبہ کو لا پروفیشن کا شوق بہ نسبت کسی اور پروفیشن کے زیادہ تر لگیرے ہوے ہے۔ بعض ان مین سے اسی کے سیکھنے کے لئے انگلستان کا دور و دراز سفر اختیار کرتے ہین۔ تین چار برس تک بعبور دریائے شور غریب الوطن جلا وطن رہتے ہین وطن مین مراجعت کے بعد ذات سے باہر ہونے کا بھی خوف نہین کرتے ہین۔ قوم کی لعنت ملامت پر بھی لعنت بھیجتے ہین ہزار ہا روپیہ خرچ کرتے ہین جس مین سے صد ہا روپیہ جہاز کے بھاڑے مین جاتا ہے۔ اس خرچ کے سبب سے سو روپیہ کے ساٹھ ستر پڑتے ہین بعض ایل ایل بی کے امتحان مین پاس ہونے کے لیئے برسون اپنا خون پانی ایک کرتے ہین بعض ہائی کورٹ چیف کورٹ۔ جج کورٹ کی وکالت کے ڈپلومہ ملنے کے لیئے دماغ کا تیل چراغ کے آگے نکالیتے ہین۔ اس شوق کی وجہ طلبہ وہ بیان کرتے ہین کہ لا پروفیشن کی دو شقین ہین۔ ایک گورنمنٹ کی ملازمت دوسری وکالت۔ دونون مین ہمارے دونون میٹھے ہین۔ اگر ملازمت ملی تو معیش قرار مشاہرہ کی حکومت کی نہایت عزت کی۔ اگر وکالت کرنی پڑی تو پھر اس مین چُپڑی اور دو دو اول آزادی بندگی بے چارگی نہین۔ دوم دولت جیسا وکالت کے ذریعے سے ہر دولت میسر آتا ہے ایسا کسی ذریعہ سے نہین آزادی کی نسبت یہ گذارش ہے کہ گو پیشہ فی نفسہٖ آزادی رکھتا ہے مگر جس سلیقہ سے وہ یہان مروج ہو رہا ہے اس مین تجربہ سے تم کو معلوم ہوگا کہ اگر ملازمت مین ایک ماسٹر (آقا) ہوتا ہے جس کی اطاعت کرنی پڑتی ہے تو وکالت مین سو ماسٹر (آقا) ہر موکل کی خاطرداری کے لیے آزادی کے خلاف پھر نہ کچھ کام کرنا پڑتا ہے۔ دوم دولت کی نسبت یہ عرض ہے کہ اگر وکالت چل نکلے تو بیشک وہ دولت ہاتھ آتی ہے کہ کسی اور پروفیشن مین نہین حاصل ہوتی۔ اخبارون مین پڑھا ہوگا کہ بعض ہندوستانی بیرسٹرون اور وکیلون نے ہائی کورٹ کی ججی قبول کرنے سے فقط اس سبب سے انکار کر دیا کہ اس سے اُن کی آمدنی مین کمی ہوتی تھی ہائی کورٹ کا عہدہ وہ ہے جس کی ۴۵ ہزار روپیہ سالانہ تنخواہ ہوتی ہے۔ اور اس سے زیادہ کوئی معزز عہدہ ہندوستانی کو نہین مل سکتا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وکیل یا بیرسٹر ہائی کورٹ کے جج سے بلحاظ آمدنی کے برتر ہو سکتا ہے۔ اگر وکالت نہ بھی چلے تو بھی سو دو سو روپیہ ماہوار مل جاتا ہے مگر اس کے ساتھ خرچ ایسے ضروری لگے ہوے ہین کہ سو دو سو روپیہ کی نوکری پر اس کو ترجیح نہین دی جاتی۔ اس لیے ممالک مغربی مین کئی بیرسٹرون نے وہان کے ہائی کورٹ کے ججون کی منت و سماجت کرکے ادنےٰ درجہ کی منصفیان دو سو روپیہ مہینہ کی اختیار کر لی ہین پس اس پروفیشن کی طرف طلبہ کا یہ شوق دیکھ کر اور یہ سمجھ کر کہ وکالت کا میدان ان کی ذہانت و لیاقت کے گھوڑون کی جولانیون کے لیئے ہنوز بہت خالی پڑا ہے یہ ایک مختصر مضمون ناصحانہ لکھتا ہون۔

عربی زبان مین وکالت کے معنی دوسرے پر اعتبار کرکے اپنا کام سپرد کرنے کے ہین۔ جس کو کام سپرد کرتے ہین اُس کو وکیل کہتے ہیں۔ اور جو کام سپرد کرتا ہے اُسے متوکل یا موکل۔ پس اس پیشہ وکالت کے لیئے ضرور ہے کہ وکیل اپنے مین ایسے صفات پیدا کرے کہ لوگون کے دلون مین ایسا اس کا اعتقاد۔ اس پر اطمینان۔ اس کی طرف حسن ظن پیدا ہو اور اپنے معاملات و مقدمات کو بے تردد و بے تامل اُس کے حوالہ کر دین۔ سو مین ان صفات کو بیان کرتا ہون۔

اول صفت ولالت (ڈایرکشن) وکیل کو ذی علم صاحب استعداد ایسا ہونا چاہیے کہ وہ قوانین کے رموز و غوامض و دقائق کو بخوبی سمجھ سکے اور ان کے عقدون کا حل کرنا اس کو کچھ مشکل نہ ہو ہمیشہ مطالعہ قوانین عالمانہ فاضلانہ محققانہ کرتا رہے۔ اور ایک عمدہ کتب خانہ قانون اپنے پاس رکھے۔ جو ہمیشہ زیر نظر رہے۔ اپنی سوسٹیٔ مین ایسا ملا جلا رہے کہ ان کے تمام معاملات تجارت۔ زراعت۔ صناعت وغیرہ سے جو روز مرہ ان مین گذرتے اور برتے رہتے ہین ان سب سے آگاہ ہو۔ اس میل جول و قانون دانی کا نتیجہ یہ ہو کہ اس کو عدالت کی ہدایت کا ملکہ ایسا حاصل ہو کہ جب کوئی مقدمہ و معاملہ اس کے روبرو آئے تو فوراً اس کا ذہن مقدمہ کی تہ پر پہونچ جائے۔ تمام اس کے نشیب فراز مذہب

حیلے حوالے ۔ مکر و دغا غرض سرتاپا اس کو بخوبی سمجھ جائے اور حاکم اور اہل مقدمہ دونوں کا ہادی بن جائے۔

دوسری صفت جرات و قدرت جس کو انگریزی مین کرج کہتے ہین کہ حق کی تصریح بہادرانہ کرے اور کوئی مانع ایسا نہو کہ تشریح حق مین اس کے اندر ضعف پیدا کرے اور زبان پر حق کے لانے کی جرات نہ کرنے دے ۔ حاکم کے منھ دیکھی بات نہ کہے ۔ اُس کے رعب مین نہ آجائے جج کا رخ اپنی طرف سے پھرا ہوا اس کی رائے اپنی رائے کے خلاف حق کہنے سے اس کو نہ ڈرائے ۔ حق کو چھوڑ کر حاکم کی رائے کا اتباع نہ کرے ۔ اظہار حق مین شرم نامردی حیا کو روا نہ رکھے ڈرپوک ایسا نہ ہو کہ طرف ثانی کے مباحثہ کی قوت کو دیکھ کر ہراسان ہو۔

تیسری صفت فصاحت غایت مرتبہ کی پیدا کرے ۔ فصاحت بھی عجب قدرت رکھتی ہے ۔ اگر وہ چاہے تو حق کو باطل اور باطل کو حق کر دکھائے ۔ اگرچہ قانون دانی کے لیئے فصاحت شرط نہین ہے مگر یہ دونون باتین جب جمع ہوجاتی ہین تو جو بات دل مین ہوتی ہے وہ اس خوبی سے ادا ہوتی ہے کہ حاکم کے دل پر سحر کا سا اثر پیدا کر کے کارگر ہوتی ہے ۔ وہ کسی بات مین الجھاؤ نہین پڑنے دیتی ۔

چوتھی صفت شفقت ہے جس کو انگریزی مین سمپتھی کہتے ہین ۔ یہ اس لیئے کہ اس کے سبب سے وکیل موکل کے حق مین جتنی سعی و کوشش ممکن ہے وہ دکھلائے ۔ صرف مقدمہ لڑانے پر وکیل کا قادر ہونا کافی نہین ۔ جب تک موکل کے حال پر عنایت و شفقت نہ ہو کہ اس کی ہار جیت کو وہ اپنی ہار جیت نہ جانے اور اُس کے کام کو ضروری اور قابل دل لگانے کے نہ سمجھے ۔ یہ نہو کہ وکالت نامہ پر دستخط کرا لیئے اور محنتانہ کو تھیلی مین ڈال لیا اور سلام کر کے رخصت کیا پھر خبر نہوئی کہ کون مقدمہ ہارتا ہے کون جیتتا ۔ اگر طرف ثانی مقدمہ جیتے تو کچھ رنج نہین اگر اپنا موکل جیتے تو کچھ خوشی نہین ۔ اس کا حق اگر مارا جائے یا باقی رہے ۔ دونون یکسان برابر اگر وکیل کی ان چارون صفات مین یا ان مین سے ایک صفت مین بھی موکل کو شک ہوگا یا اس کے نزدیک طرف ثانی کا وکیل ان چارون صفات مین کامل تر ہوگا تو اس کو اپنے وکیل پر اطمینان نہین ہوگا ۔ اس کو دھڑ کھٹکا لگا رہے گی ۔ وہ اپنے وکیل کی اس کمی کے تدارک مین اور طرف ثانی کے غلبہ کے فرو کرنے مین ہمہ تن مصروف ہوگا غرض وکیل مین ان چارون صفات کا موکل کو جس قدر اعتقاد ہوگا اسیقدر اس پر اطمینان اور اعتماد ہوگا ۔ پس اے طالب علمون اگر تم اچھا وکیل بننا چاہو تو ان چارون صفات سے موصوف ہو ۔ اور ان کا اعتقاد اپنے موکلون کے اندر جما دو اور ان کے ساتھ وہ برادرانہ محبت اور پدرانہ شفقت برتو کہ اُن کو تم پر وہی بھروسہ ہو جو بھائی اور باپ کی محبت پر ہوتا ہے ۔ اگر مدت تک تم کو لوگ اس طرح وکالت کرتے دیکھینگے یا سنین گے کہ تم ایسی شفقت کرتے ہو اور بڑے خوش تقریر ہو ۔ اور فصاحت بیانی اور طلاقت لسانی سے مخالف کے دلایل کو باطل ثابت کرتے ہو ۔ حاضر جوابی مین جواب نہین رکھتے ۔ حق دلانے مین بڑے جید اور مستعد ہو ۔ تو تمھاری شہرت و نام وری ایسی پھیل جاوے گی کہ دور دور سے اہل مقدمہ مقصدانہ اپنے گھر سے تمھین وکیل بنانے کا ارادہ کر کے تمھارا گھر پوچھتے آئین گے اور تم کو اپنا مقدمہ حوالہ کر کے بڑے اطمینان سے اپنے گھر چلے جائین گے ۔ سوائے ان صفات کے تم کو یہ امور بھی ملحوظ خاطر رکھنے ضرور ہین کہ اپنے ذاتی معاملات اور مقدمات مین اور اپنے روزمرہ کے طریقے و رویئے مین سچ و انصاف کی ایسی روشنی دکھاؤ جس سے خلق کو معلوم ہو کہ تم راستی دوست اور انصاف پسند ہو ۔ انگلستان مین سب سے زیادہ آمدنی انھین بیرسٹرون کی ہے جن کے یہ صفات مشہور ہین ۔ اگر قانون دانی کے گھمنڈ مین اگر اپنے ذاتی مقدمات بیجا اناپ شناپ عدالت مین دائر کروگے تو عدالت کی نظر سے گر جاؤگے ۔ یا حق کی قانونی تحقیقین نکال کر اپنے عزیز و اقربا ہمسایون کو آزار پہونچاؤگے تو اس ضرب المثل کے مصداق بنجاؤگے ۔ کہ کسی قانون دان کے ہمسایہ مین کسی بھلے مانس کو خدا نہ آباد رکھے ۔ سب سے بڑی بات جو وکیل مین ہونی چاہیئے وہ یہ ہے کہ اپنے اقوال ۔ اعمال خیالات سے یہ کہا دے کہ مین قانون دان اس لیئے نہین بنا ہون کہ عناد و فساد کے اوزار اپنی قانونی کل مین ڈھالا کرون ۔ قانون ہی کو خدا جانون اسی کو اپنے اخلاق کا قبلہ و کعبہ بناؤن ۔ اور اپنے سارے معاملات و مقدمات اسی کے حضور مین فیصلہ کے لیئے پیش کرون ۔ میرا کام یہ ہے کہ مین اپنے ہمسایہ مین ۔ اپنے شہر مین ۔ اپنے ملک مین مصالحت پیدا کرون ۔ اہل مقدمہ کو نیک صلاح بتلاؤن فریادیون کی دادرسی کراؤن ۔ تم جانتے ہو کہ جو عدالت مین مقدمہ لڑانے اور نالش کرنے آتے ہین ۔ ان کے سینہ مین کیسی عداوت کی آگ لگی ہوئی ہوتی ہے وہ اپنے

حقوق سمجھنے مین غلط فہم اور اندھے ہوتے ہین - فریقین کے دل مین غیظ و غضب انتقام کا جوش بڑے زور شور سے اُٹھتا ہے - ان کا بس نہین چلتا کہ وہ ایک دوسرے کو کھا جائین - سینے کینہ سے پر ہوتے ہین وہ اپنا مقدمہ جیتنے کے لیئے ہر طرح کی جعلسازی - فریب - دغا کرنے کو جھوٹی شہادت بنانے کو تیار ہوتے ہین - عدالت کے خرچ مین وکیلون کو منھ مانگا محنتانہ شکرانہ دیتے ہین - اہلکارون کو بلکہ حاکمون کو اگر راشی ہون رشوت دینے مین روپیے کو ٹھیکری کی برابر سمجھتے ہین مقدمہ جیتنے کے لیئے گھر مین آگ لگا کے تماشا دیکھتے ہین - ایسے آدمیون سے وکیل کو پالا پڑتا ہے - ان دہکتے ہوے کوئلون کی آگ سے اپنے تئین وکیل کو بچانا بڑا دشوار ہے - اگر وہ اس آگ سے اپنے تئین اپنے اخلاق حسنہ و دینداری کے سبب بچا بھی سکے مگر ان کوئلون کی کالک سے نہین بچا سکتا مثل مشہور ہے کہ کوئلون کی دلالی مین ہاتھ منھ کالا ہر فرقہ کا ایک خاص اخلاق ہوتا ہے کہ اس کے عیب و صواب بھی جدا ہوتے ہین - فرقہ وکلا کا جو اخلاق مخصوص ہے اس مین یہ عیب نہین گنا جاتا کہ جب فریقین مقدمہ ان کو وکیل بنانے آئین تو وہ آنکھ لگا کے یہ تاکین کہ کس کی بغل مین تھیلی - کس کی کمر مین نیولی - کس کی جیب مین ہنڈوی یا کونسے نوٹ زیادہ قیمت کے ہین اسی کی جانب حق کو غالب جاننے لگین - اس کو نہ سوچین کہ کون سچا ہے کون جھوٹا - ان کے اخلاق مین یہ گناہ ہی نہین کہ ایک ہی عدالت کے روبرو متضاد دعوون کے ثبوت کے دلائل جانب مخالف کے مقابل مین بیان کرین - وہ اپنی اس تعریف پر نازان ہوتے ہین کہ کامل وکیل وہ ہے - جو سیاہ کو سفید اور سفید کو سیاہ اور جھوٹ کو سچ سچ کو جھوٹ ثابت کر دے مگر تم خوب یاد رکھو کہ وکیل کا کام یہ نہین ہے کہ اپنے موکلون کی تمام شرارتون اور خباثتون اور ناجائز کامون کا حامی ہو کر ان کا معاون اور شریک ہو جاوے - وکیل اپنی جیب اور تھیلی کو بھر کر یہ نہ اپنے اوپر واجب جاننے لگے کہ موکل خواہ کیسے ہی افعال قبیح کا مرتکب ہوا ہو اس کا حامی ہونا میرا فرض ہے اور میرا محنتانہ جب ہی حق حلال ہو کہ مین اس کو کسی نہ کسی طرح سے مقدمہ جتا دون مثلاً ایک ٹھگ جو سینکڑون نیک ناموں کو ستاتا ہے - اور خلق کی جان و مال کو ضرر پہونچاتا ہے جو ... وہ گرفتار ہو اور وکیل صاحب کو منھ مانگا محنتانہ دیدے اور ... شرط پر شکرانہ کا وعدہ کرے تو اس کے چھڑانے کو اپنے اوپر فرض ... لے اور اپنے تئین کرایہ دیکر اس کی خدمات ناسزا بجالانے مین ہمہ تن مصروف ہو اور اس کے چھٹا لینے پر پھولا نہ سماے

اور فخر و ناز کرے کہ مین نے بڑا کام کیا - درحقیقت اس نے بھیڑیے کو بھیڑون پر چھوڑ دیا - خلق کی ساتھ دشمنی کی - اپنے ہمسایون - ہم وطنون کی حق تلفی کی - خود چوسٹے کا بہائی لکھنو کرایا - خدا تعالی کے بازپرس کا عذاب گردن پر لیا وکیل کا فرض یہ ہے کہ جب اہل مقدمہ مین فساد و عناد کی آگ بھڑک رہی ہو تو اس کو دھیما یا ٹھنڈا کرے - ان کے زخم دل کا مرہم بنے - بجھے کہ ان کی زشت کاری اور ناحق فہمی کا حامی ہو بلکہ ان کا ناصح شفیق بن کر حق بات ان کو سمجھاوے ناحق کی مقدمہ بازی سے باز رکھے اور سمجھاوے کہ اگر عدالت مین مقدمہ لڑاؤ گے اور جیت بھی جاؤ گے تو کچھ نہ کچھ نقصان ہی میں پڑو گے بہتر ہو گا کہ حتی الامکان مصالحت سے اپنا کام نکالو - پس ایسے قانون دان تو ملک کے لیئے نعمت عظمی ہین - ان کا علم قانونی فلسفیانہ اور اخلاق صوفیانہ حق دار کو اپنا حق دلائیگا - ناحق جھگڑے قضیے قضا پاتے جائینگے - مگر افسوس ہے کہ ہمارے ملک مین اس پیشہ کی فساد ایسی بری طرح پڑی ہے کہ وکلاء کی جانب نیک گمانی بہت کم ہوتی ہے بہت سے تو ان سے جلے ہوتے ہین کہ یہ گمان ان کی نسبت رکھتے ہین کہ وکیل کی عمر کم ہوتی ہے - اور اگر عمر ہوتی ہے تو ایسے امراض مزمنہ مین مبتلا ہوتا ہے کہ جن سے اس کو ایسی تکلیف پہونچتی ہے جو اس نے اپنی ساری عمر مین کسی موکل کو نہ پہونچائی ہوگی - اس کی دولت کی نسبت بھی وہی توہمات ہوتے ہین جو اور ناجائز مال پر کہ بے خیر و برکت زود زوال ہوتا ہے اس فرقہ نے اپنے نام کو بدنام روسیہون سے کیا ہے - اول طمع زر بے جا طور پر - وکلاء اپنے موکلون سے سوائے واجبی محنتانہ مقررہ سرکار اہل مقدمہ کو اہل الغرض مجنون سمجھ کے طرح طرح کے بہانون سے اور بھی لیتے ہین - اور محنتانہ سے کہین زیادہ شکرانہ ٹھہراتے ہین - بہت سے محنتانہ یون ہی ہضم کر جاتے ہین اور ڈکار نہین لیتے - نالش کی ایک سطر نہین لکھی نہ حاکم کے روبرو ایک بول بولین یہ اکثر ہوتا ہے کہ وکیل یا بیرسٹر صاحب نے دو جگہ جانے کا محنتانہ لے لیا اب مقدمہ کی تاریخ دونون جگہ ایک ہی ٹھیری یا وہ مقدمے دو حاکمون کے اجلاس مین جدا جدا پیش ہوے پس دونون جگہ موجود ہونا تو ان کا ناممکن ہے مگر جس مقدمہ مین نہ جائین اس کا محنتانہ پھیرنا تو انصاف ہے مگر محنتانہ لے کر وکیل یا بیرسٹر اس کو واپس کرنا خلاف قانون جانتا ہے - پیشہ وکالت کی جو بالفعل صورت ہے وہ ہندو مسلمانون کی عہد سلطنت

مین نہین تھی۔ بلکہ برٹش گورنمنٹ ہی نے یہ صورت پیدا کی ہے ابتداے عملداری مین بیرسٹرون اور اٹرنیون وکیلون نے اہل مقدمہ کی دولت پر وہ ہاتھ صاف کرنے شروع کیے کہ جناب مل صاحب جیسے فلسفی مورخ کامل نے اپنی سب سے شان تاریخ ہند مین یہ لکھا ہے کہ ہندوستانی عملداری مین مرہٹے پنڈارے لٹیرے تھے۔ انگریزی عملداری مین یہ پڑھے لکھے لٹیرے ہین۔ ایک شاعر نے یہ خوب کہانی لکھی ہے۔ کہ بھیڑون کو سؤر نے یہ طعنہ دیا کہ تم بڑے بے غیرت و بے شرم ہو کہ انسان تم کو اس بے دردی سے ذبح کرے اور تم اس سے کچھ بھی اپنا عوض نہ لو اگر وہ ہم پر یہ ظلم توڑتا تو ہم اُس سے ضرور اپنا پورا انتقام لیتے بھیڑون نے کہا کہ ہم آدمیون کے گلے پر چھری پھیر کے تو اپنا انتقام نہین لیتے مگر اس طرح لیتے ہین کہ ہماری کھال کے چمڑے سے لڑائی کے باجے منڈھے جاتے ہین اور وہ میدان جنگ مین جب بجتے ہین تو ان کی آواز سے سپاہی مست ہو کر خوب لڑتے ہین اور اپنی جانین کھوتے ہین یون ہم آدمیون کی جانون کا نقصان کرتے ہین اور سوا اس کے ہماری کھالون کے چمڑے پر بیرسٹرون کو بیرسٹری کے سندین دی جاتی ہین بیرسٹر سینکڑون آدمیون کو عدالت مین لا کر خانہ خراب اور برباد کرتے ہین ان کی دولت اور عزت کو خاک مین ملاتے ہین۔ پس یون ہم آدمیون کو ایسا ستاتے ہین کہ ان کا دم ناک مین آجاتا ہے۔ دوم بات یہ ہے کہ عدالت مین جھوٹی شہادت دلائی ایک اخبار مین جھوٹ سچ کا حساب لکھا تھا کہ کل کالجون اور ہائی اسکولون کے طلبہ کا مجموعہ لکھا تھا اور بیان لیا تھا کہ سب کو سچ بولنا سکھایا جاتا ہے پھر کل عدالتون مین جو روز گواہ گذرتے ہین ان کا اوسط نکال کر سچے گواہون کا اوسط لگایا تھا اور اس سے یہ نتیجہ نکالا تھا کہ ان مدرسون کے نئے طلبہ کو سچ بولنے کا سبق نہین دیا جاتا جیسا کہ عدالتون مین گواہون کو جھوٹ بولنے کی پٹیان پڑھائی جاتی ہین۔ اسی لیے تو وکالت پیشہ دروغ گوئی مشہور ہے ایک ظریف نے کہا تھا کہ مین اپنے لڑکے کو اسی لیے وکیل بناؤنگا کہ اس کو جھوٹ بولنا خوب آتا ہے۔ اس پیشہ مین پہلے کی نسبت بہت باتون مین اصلاح ہو گئی ہے۔ اور ہوتی جاتی ہے یقین ہے کہ جس وقت کل طلبہ کالجون کے تعلیم یافتہ بیرسٹر اور وکیل ہو جاوینگے تو ہیر پھیر کے وکیلون کی باتین صرف "داستانین" ہی رہ جاوینگی

وکیل ایک انگریزی لفظ پلیڈر کا ترجمہ ہوتا ہے جس کے معنی یہ ہین کہ کسی انگلش کورٹ مین ایک شخص کسی دعوے کو بدلائل دوسرے آدمی کی مخالفت مین بیان کرے۔ مگر عربی زبان مین وکیل کے معنی ایسے ہین کہ اس کے سبب سے خدا تعالی کا نام وکیل ہے پس اب مین اپنے مضمون کو اس نصیحت پر ختم کرتا ہون۔ کہ اے طلبہ جب تم وکیل ہو تو یہ سمجھو کہ ہمارا نام خدا تعالے کے نام پر رکھا گیا ہے جس سے برتر اور کوئی نام نہین ہو سکتا۔ پس تم کو اپنا اخلاق اپنے موکلون کے ساتھ وہ برتنا چاہیے جو خدا تعالی اپنے متوکل بندون کے ساتھ برتتا ہے کہ ان پر اپنا فضل و کرم و لطف و رحم کرتا ہے تم یہ سمجھو کہ ہم کو جو وکالت ملی ہے تو سب سے زیادہ معزز کام ملا ہے جان و مال۔ ننگ ناموس۔ عزت آبرو کے معاملات جن سے زیادہ کوئی چیز انسان کو عزیز نہین ہے۔ وہ ہمارے سپرد کی جاسکی فلوسوفر کانٹ کا یہ قول ہے کہ پہلے زمانہ مین میدان جنگ کے جوان مردون کی تعظیم و تکریم سب سے ہوتی تھی اور اس حال کے زمانہ مین قانون کے جوہر میدان ہین ان کا اعزاز و اکرام سب سے زیادہ کیا جاتا ہے۔ پس سمجھ لو کہ قانون کا رتبہ آج کل اور سب معزز کامون سے بالاتر ہے۔ وہ انسان کے کل معاملات دنیوی مین جو اس زمانہ مین زیادہ تر پیچیدہ روز بروز ہوتے جاتے ہین اپنا تسلط کرتا جاتا ہے تم اس کی عزت کی حفاظت اپنی صداقت عدالت عفت سے کرو اور ہمارے ملک مین جو اس زمانہ مین اس پیشہ سے تشبیہ دی جاتی ہے جس کی شبیہ بوجہ عرض تشبیہ کے بیان کرنے سے مجھے شرم آتی ہے اور اس کی نسبت یہ کہا جاتا ہے کہ اس مین دلالی ہوتی ہے دلال موکل کو سوجھن کر وکیل کے گھر لاتے ہین اور وکیل کی یہ بھی ایک خوبی بیان ہوتی ہے۔ کہ وہ چھاتی تلے سے روپیہ نکال لے اور دل نہ دکھنے دے تم کو کیا بتاؤن کہ یہ ہنر کن ناپاکون کا ہوتا ہے۔ تم ان سب داغون کو اس پیشہ کی پیشانی سے مٹادو اور انصاف۔ سچ کا نور اس مین چمکا دو۔ وکالت اور راست بازی کو ہم معنی بنادو فقط۔

ذکاءاللہ

اطلاع

سیرۃ الفاروق یعنی فاروق اعظم حضرت عمر رضہ کے سوانح عمری و حالات خلافت کی اب کوئی کاپی ہمارے پاس نہین رہی شائقین منشی محمد بلال صاحب۔ مالک مطبع بلالی ساڈھورہ۔ پنجاب سے طلب فرمائین۔

بلالی پریس ساڈھورہ مین چھپوا کر منشی سراج الدین احمد نے ناہن سے شایع کیا